

## 227879-کیا طواف کلیے الگ سے نیت کرنا شرط ہے؟

سوال

میں نے کئی سال پہلے کسی کی رہنمائی میں حج کیا تھا، یعنی : مناسک اور انکی ترتیب مجھے یاد نہیں تھی، اور اس سے پہلے اللہ نے مجھے ایک عمرہ کرنے کی سعادت بھی بخشی تھی، اور مجھے یاد کہ ہم نے اوپر والی منزل پر طواف شروع کیا تھا، اور میں اپنے گھر والوں کے پیچے پیچھے چل رہی تھی، اور مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ ہمارا طواف شروع بھی ہو گیا ہے، کیونکہ مجھے ابتداء طواف کے بارے میں احساس تک نہیں ہوا، اس کی وجہ یہ تھی کہ میں سمجھی کہ ہم رش کی وجہ سے ویسے ہی مطلوبہ جگہ تک پہنچنے کلیے چل رہے ہیں، تو یا اس کی وجہ سے عبادت پر اثر پڑے گا؟ یا یہ صرف دسوسہ ہی ہے؟

پسندیدہ جواب

حج [اور عمرہ] کے مناسک طواف اور سعی وغیرہ کلیے الگ سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ابتداء میں عمومی نیت ہی کافی ہے، جو کہ حج یا عمرے کلیے احرام باندھتے ہوئے کی جاتی ہے۔

حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"متعدد اعمال پر مشتمل عبادات میں ابتدائی نیت پر ہی اکتفا کیا جائے گا، چنانچہ ہر یا یا عمل شروع کرنے سے پہلے نیت کرنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ نیت کا اثر ایک عبادت کے تمام اعمال پر ہوتا ہے، جیسے وضو اور نماز ہے، اور اسی طرح حج کا معاملہ ہے، چنانچہ طواف، سعی، اور وقوف وغیرہ کرنے کیلئے الگ سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہی صحیح ترین موقف ہے" انشی

"الأشباء والنظائر" از: سیوطی (صفحہ: 27)

شیخ محمد امین شنقطي رحمہ اللہ کستے ہیں :

"یہ بات ذہن نشین رہے کہ : علمائے کرام کے اقوال میں سے ان شاء اللہ مضبوط اور صحیح ترین قول یہ ہے کہ : طواف کلیے خصوصی نیت کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ حج کی نیت طواف کلیے بھی کافی ہے، اسکی طرح حج کے دیگر اعمال میں، مثلاً : وقوف عرف، مزادنی میں رات گزارنا، اور رمی کرنا، تو ان میں سے کسی کام کلیے الگ سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ حج کی ابتداء میں کی جانے والی نیت ان تمام کاموں کو شامل ہے، یہی موقف اکثر اہل علم کا ہے۔

اور اسکی بھی بالکل واضح ہے؛ کیونکہ عبادت کی نیت عبادت کے تمام اجزاء کلیے کی جاتی ہے، چنانچہ جس طرح نماز میں ہر رکوع و سجود کلیے خصوصی طور پر نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ نماز کی نیت کرنے کی وجہ سے یہ تمام اعمال اس میں شامل ہوتے ہیں، بالکل اسی طرح حج کے ہر عمل کلیے بھی الگ سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ حج کی نیت میں یہ تمام افعال بھی شامل ہوتے ہیں، اہل علم نے اپنے موقف کلیے جن امور کو دلیل بنایا ہے، ان میں سے یہ بھی ہے کہ : اگر کوئی شخص انجانے میں وقوف عرفہ کر لے تو بالاجماع جائز ہوگا، جیسے کہ فوی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

اور ان شاء اللہ یہی موقف درست ہے، تاہم اس کے مقابلے میں دو اقوال اہل علم کے اور بھی ہیں :

1- جس رکن میں کوئی خاص عمل ہو تو اس کیلئے الگ سے نیت ضروری ہے، جیسے کہ طواف، سمی، اور می وغیرہ، ان اعمال کیلئے الگ سے نیت ضروری ہے، تاہم جن اعمال میں کوئی مخصوص عمل نہیں ہے، بلکہ صرف کسی جگہ پڑاؤ ہی کرنا ہے تو اس کیلئے نیت کرنا ضروری نہیں ہے، جیسے کہ وقوفِ عرف، اور مرداغہ میں رات گزارنا، اس موقف کے قائلین میں شافعی فقہاء میں سے ابو علی بن ابو ہریرہ شامل ہیں۔

2- اور دوسرا موقف یہ ہے کہ حج کے اعمال میں صرف طواف کیلئے الگ سے نیت کی جائے گی، کیونکہ طواف بھی ایک نماز ہے، اور نماز کیلئے نیت کی ضرورت ہوتی ہے، اس موقف کے قائل ابو الحاق مرزوqi ہیں۔

سب سے صحیح اور واضح موقف ان شاء اللہ سب سے اوپر والا ہی ہے، اسی کے جمورو علمائے کرام بھی قائل ہیں "انتہی"  
"(أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن" (414/4)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے میں کہ:

"یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ نیتِ عبادت کے ابتدائی افعال کے وقت ہوتی ہے، تاہم یہ مستحب ہے کہ نیت کا تصور عبادت کے دوران ذہن میں بھی رہے، چنانچہ [مثال کے طور پر] نماز ادا کرتے ہوئے نماز کے ہر رکن میں نیت ذہن میں ہو تو یہ افضل ہے، اور اگر کہیں دوران نماز نیت کا استھنارہ ہو تو کیا اس سے کوئی نقصان ہوگا؟ یا نہیں؟ آپ کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، آپ اپنی پہلے والی نیت پر باقی رہیں گے۔۔۔"

اسی بات سے بہت سے اہل علم نے یہ حکم اخذ کیا ہے، جن میں شیخ محمد شنقیطی رحمہ اللہ بھی ہیں، کہ طواف اور سمی کیلئے الگ الگ نیت کی شرط نہیں ہے؛ کیونکہ طواف اور سمی دونوں ایک ہی عبادت کا حصہ ہیں، چنانچہ جس طرح آپ [دوران نماز] رکوع و سجود میں جانے کیلئے الگ سے نیت نہیں کرتے، بلکہ نماز کی ابتداء میں عمومی نیت کافی ہوتی ہے، بالکل اسی طرح طواف، سمی اور عبادت کے دیگر اجزاء میں ابتدائی نیت ہی کافی ہوگی، چنانچہ آپ نے "لبیک عمرۃ" جس وقت میقات پر کما تھا، اسی وقت سے آپ نے عمرے کے تمام افعال کی نیت کر لی تھی۔

اس موقف میں لوگوں کیلئے آسانی بھی ہے، کیونکہ بہت سے لوگ خصوصاً بھیڑ اور ازاد حمام کے دونوں میں جب بیت اللہ میں داخل ہو کر طواف شروع کرتے ہیں، تو ان کے ذہن سے یہ بات ہی او جھل ہو جاتی ہے کہ اس نے عمرے کیلئے طواف کی نیت کرنی تھی، اور یہ کوں سا طواف تھا، چنانچہ جب ہم یہ کہیں کہ طواف اور سمی نماز میں رکوع و سجود کی طرح ہیں، اور نماز کی نیت میں یہ افعال بھی شامل ہو جاتے ہیں تو اس سے لوگوں کیلئے وسعت، اور آسانی ہوگی، مزید برآں یہ بہت سے اہل علم کا موقف ہے، اور یہی موقف ہم نے اختیار کیا ہے؛ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے لوگ اس وقت ورطہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں جب لوگوں کا ازاد حمام دیکھتے ہیں، اور طواف کی نیت سے حرام میں داخل ہو جاتے ہیں، لیکن انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ طواف حج کا ہے یا عمرے کا؟ لیکن ان کی طواف کی نیت ہوتی ہے، کیونکہ ان کے آنے کا مقصد ہی طواف کرنا ہے" انتہی  
"العلیقات شیخ ابن عثیمین علی الکافی" مکتبہ شاملہ کی خود کا رتیریب کے مطابق صفحہ نمبر (1/348)۔

ذکورہ بالا تفصیل کے مطابق: آپ کا طواف درست ہے، اس لیے آپ کے ذمہ پچھ کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔

اور عمرہ سے فراغت کے بعد آپ کے ذہن میں آنے والا شہر محس شک تھا، اس لیے اس کی طرف توجہ مت دیں، کیونکہ عبادت مکمل کرنے کے بعد ذہن میں آنے والے شکوک و شبہات کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، اور یہ محض شیطانی و ساویس ہوتے ہیں۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (67728) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

والله عالم.